1/1

___/___/202 Anum Zahra Day: ______

سوال نمبر 2:-

اسلام میں عقیدہ توحید کی وضاحت کریں۔
انسانی زندگی میں اس کی اہمیت بیان کریں۔
یہ ایک مومن کی زندگی کو کیسے متاثر کرتا ہے۔

عقائد کا لفظ عقیدہ کی جمع ہے۔ عقیدہ لفظ "عقد" سے نکلا ہے جس کے معانی ہیں گرہ لگانا، وعدہ کرنا باندھنا کے ہیں۔ عقیدہ کا مفہوم ہے کہ ایسی بندھی ہوئی چیز جو آسانی سے کھل نہ سکے۔ اسی مناسبت سے عقیدہ سے مراد انسان کے وہ پختہ، مضبوط اور اٹل نظریات ہیں جن پر انسان مضبوطی سے قائم ہو۔ اسلام کے بنیادی عقائد مندرجہ ذیل ہیں: عقیدہ توحید، عقیدہ رسالت، عقیدہ آخرت اور آسمانی کتابوں پر ایمان ہے۔

عقیدہ توحید

توحید کے معنی:-

توحید کے لغوی معنی ہیں ایک ماننا، یکتا جاننا

دین کی اصطلاح میں اس سے مراد اس
دنیا کے پیدا کرنے والے اور اس کے پروردگار کو
ایک ماننا، بے مثال ماننا، اور صرف اسی کو
عبادت کے لائق سمجھنا۔

توحید کی اہمیت:-

حضرت آدمؑ سے لیکر اللہ کے آخری نبی حضرت محمدؐ
تک جتنے انبیائے کرام دنیا میں تشریف لائے
ہیں سب نے لوگوں کو توحید کی دعوت دی
ہے۔ اور انہوں نے یہ بتایا کہ دنیا اور دنیا کی
تمام چیزیں اللہ نے پیدا کی ہیں۔ اور اسی
کے حکم سے یہ سب کچھ ختم ہوگا۔ وہ ایک ہے
اس جیسا کوئی نہیں، صرف اسی کی عبادت کرنی
چاہیئے اور اسی کا حکم ماننا چاہیئے۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ

"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں"۔

اگر دو یا دو سے زیادہ خدا ہوتے تو یہ نظام اس

قدر منظم انداز میں نہ چلتا جس طرح چل رہا ہے

قرآن مجید کی سورۃ الانبیاء میں اللہ تعالیٰ نے

فرمایا ہے۔

لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا (۳)

ترجمہ:-
اگر آسمان اور زمین میں خدا کے سوا اور معبود ہوتے تو زمین و آسمان درہم برہم ہو جاتے۔ جو باتیں یہ لوگ بتاتے ہیں خدائے مالک عرش ان سے پاک ہے۔

عقیدہ توحید کے اثرات

ایک بندہ جب صدق دل سے اللہ تعالیٰ کی توحید کا اقرار کرتا ہے تو اسکی سوچ، فکر، قول اور عمل میں ایک مثبت تبدیلی پیدا ہوتی ہے جس کے واضح اثرات اس کی انفرادی اور اجتماعی زندگی میں دیکھے اور محسوس کئے جا سکتے ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں:

۱- **تقویٰ:-**
تمام شعبوں کا خلاصہ یہ ہے کہ بندہ میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو جائے۔ تقویٰ جب انسان میں پیدا ہوتا ہے تو وہ ظاہر اور باطن سے اپنے آپ کو ایک خودار انسان سمجھ کر نیک اعمال بجا لانے

اللہ کے لیے ہر وقت کوشاں رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ
قرآن مجید میں فرماتے ہیں کہ
بَلٰی مَنْ اَوْفٰی بِعَهْدِهٖ وَاتَّقٰی فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ
الْمُتَّقِیْنَ ۔ (سورۃ آل عمران: 76)
ترجمہ: "بیشک جو اپنے عہد کو پورا کرے گا اور جو خدا
سے ڈرے گا تو خدا متقین کو دوست رکھتا ہے۔"
عقیدہ کو جیتی صفت پیدا کرتا ہے جب ایک انسان
اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار کرتا ہے تو گویا خود بخود
اس کے دل میں اللہ کا خوف پیدا ہوتا ہے جو
اُس کو برے کاموں سے روکتا ہے۔

2- استقامت:-
سچے دل سے اللہ تعالیٰ پر یقین کرنے سے انسان
میں استقامت آتی ہے اُس کا یہ یقین ہوتا
ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور یہ کہ
قادرِ مطلق ذات صرف اللہ تعالیٰ کی ہے۔ اس
وجہ سے اس کے دل میں مخلوق کا خوف نہیں
رہتا۔ اور ہر وقت اعلائے کلمۃ اللہ کی خاطر اپنا
تن من دھن قربان کرنے کے لیے تیار رہتا ہے۔

3 **امید:-**

اللہ تعالیٰ پر امید رکھنے سے انسان اپنی توقعات اللہ تعالیٰ سے وابستہ کرتا ہے۔ اور اسی کے سامنے حاجت کرتا ہے۔ ایک مومن کبھی بھی اللہ کی رحمت سے مایوس نہیں ہوتا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

وَلَا تَيْأَسُوا مِن رَّوْحِ اللَّهِ

ترجمہ:-

"اور اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو"۔

کیونکہ انسان کو یقین ہوتا ہے کہ جب اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا ہے تو وہ میرا خیال بھی رکھے گا۔ لیکن اس کے لیے شرط یہ ہے کہ بندہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ حسنِ ظن رکھے۔

4۔ **خود اعتمادی:-**

اللہ تعالیٰ پر یقین رکھنے سے انسان میں خود اعتمادی کی صفت پیدا ہوتی ہے کیونکہ اس کو یہ یقین ہوتا ہے کہ مجھے نفع اور نقصان دینے والی

ہستی صرف ایک ہی ذات ہے۔ اس لیے وہ مخلوقات

سے اپنی حاجت روائی کے لیے توجہ نہیں کرتا۔ بلکہ

جو بھی مانگتا ہے اللہ تعالیٰ سے مانگتا ہے۔ جس

سے اس میں خود اعتمادی پیدا ہوتی ہے۔

وہ ایک سجدہ جسے تو گراں سمجھتا ہے
ہزار سجدوں سے دیتا ہے آدمی کو نجات

5۔ عاجزی:-

ایک انسان کی بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں تکبر

نہ ہو اور جب بندہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی کا اقرار کرتا

ہے تو وہ اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا عاجز بندہ سمجھتا

ہے۔ اس کو یقین ہوتا ہے کہ ایک ہی ذات سب سے

بلند اور بڑی ہے۔ اس سے اس میں تکبر کا

شائبہ تک پیدا نہیں ہوتا۔ اس وجہ سے وہ

دوسرے انسانوں کے ساتھ کسی بھی حوالے سے

تکبر سے پیش نہیں آتا۔ حدیث نبوی ہے کہ

حضرت عیاض بن حمارؓ سے روایت ہے کہ نبی کریمؐ

__/__/202   Day:____

نے لوگوں کو خطبہ دیا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتے

ہیں کہ عاجزی اختیار کرو یہاں تک کہ ایک

شخص دوسرے پر فخر نہ کرے"۔

سوال نمبر 2:-

اسلام میں صوم (روزہ) کے فلسفے پر تفصیل سے

بحث کریں۔ اس کے سماجی، اخلاقی اور روحانی

اثرات کا تجزیہ کریں۔

تعریف: میں روزہ کا اصطلاحی نام 'صوم' جس کی جمع

'صیام' ہے۔ اس کے لغوی معنی 'رکنے' کے ہیں۔ اس

عمل کو صیام اس لیے کہا جاتا ہے کہ اس میں انسان

صبح صادق سے لیکر غروب آفتاب تک کھانے پینے

اور جنسی ملاپ سے رکا رہتا ہے۔ روزوں میں اللہ تعالیٰ

نے بہت سی مصلحتیں رکھی ہیں۔ ان میں سے کچھ

حسبِ ذیل ہیں۔

۱۔ تقویٰ کا سرچشمہ:-

Day: ____

__/__/202

روزہ انسان میں خدا ترسی کی صفت اور تقویٰ کا
جوہر پیدا کرتا ہے۔ سورۃ البقرہ کی آیات (۲۹) میں
اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے کہ:

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ کَمَا کُتِبَ عَلَی الَّذِیْنَ
مِنْ قَبْلِکُمْ لَعَلَّکُمْ تَتَّقُوْنَ۔

ترجمہ:- مومنو! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں۔ جس
طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے۔ تاکہ تم
پرہیزگار بنو۔"

درحقیقت تقویٰ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی سے
بچنے کے اس گہرے احساس کا نام ہے جو آدمی کو ہر
بھلے کام پر ابھارتا ہے اور ہر برے کام سے روکتا ہے۔

2- ریاسے پاکی

روزہ ایک ایسی عبادت ہے کہ جس سے ریا نہیں
ہے۔ اور یہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ کسی عبادت
میں ریا کا نہ ہونا بندے کو خدا کے قریب کر دیتی ہے۔

آپ ﷺ کا فرمان ہے کہ:

لیس فی الصیام ریاء

ترجمہ:- روزہ میں ریاکاری نہیں۔

اسی وجہ سے اس کا اجر بھی بہت زیادہ ہے۔

3. ہمدردی:-

اس سے معاشرے میں ہمدردی اور مواخات کی ایک لہر پیدا ہوتی ہے۔ اس سے مالداروں کو عملی طور پر اس کا احساس ہوتا ہے کہ فاقہ اور بھوک کیسے کہتے ہیں اور ان پر کیا گزرتی ہوگی جن کے پاس کھانے اور پینے کے لیے کچھ نہیں ہوتا۔ یہ عملی تجربہ اور یہ احساس قدرتی طور پر ان کے اندر یہ عزم پیدا کرتا ہے کہ غریب لوگوں کا احساس کیا جائے۔ اسی طرح انسانی ہمدردی اور انفاق فی سبیل اللہ کا جذبہ روزہ میں مضبوط ہوتا جاتا ہے۔ آپ ﷺ نے رمضان کے مہینے کو اسی بنا پر "شہر المواسات" یعنی ہمدردی کا مہینہ کہا ہے۔

__/__/202 Day:______

۶۔ مساوات:۔

روزہ مساوات کے شعور کو بھی مضبوط تر کر دیتا ہے۔ اس مہینہ میں امیر غریب خاص، عام سب برابر ہوتے ہیں اور سب کی حالت ایک جیسی ہوتی ہے۔

CS CamScanner